کشمیر بزور شمشیر۔ قسط :24

تاریخ جموں وکشمیر

ابو محمد عبدالوہاب خان

30-5-87 بھارت میں مختلف مساجد پر ہندوؤں نے دھاوا بول دیا۔ پاکستان کا احتجاج

31-5-87 مسلم اقلیت کی حفاظت بھارت کا فرض ہے۔(وزیر اعظم جونیجو کا سانگھڑ میں خطاب)

6-6-87 پاکستان بھارت کو سیاچن میں من مانی کرنے نہیں دے گا۔(جونیجو کا گلگت میں خطاب)

20-7-87 پاکستان امریکہ سے میزائل بردار جنگی جہاز خریدے گا۔(آل انڈیا۔ریڈیو)

4-8-87 امریکی ایوان نمائندگان نے ایٹم بم کے شبہ پر پاکستان کی امداد کے خلاف قرارداد منظور کی۔

پاکستان ایٹمی تنصیبات کے معائنے کی اجازت نہیں دے گا۔(دفتر خارجہ)

9-8-87 امریکی امداد کی بندش پر پاکستان نے دوست ممالک سے رابطہ کرلیا۔

13-8-87 امداد کے لیے قومی سلامتی اور خود مختاری کا سودا نہیں کریں گے۔(جونیجو کا قوم سے خطاب)

18-8-87 پاکستان جدید ترین جنگی ہتھیار خود تیار کرے گا۔(وزارت دفاع)

بھارت نے وسیع پیمانے پر جنگی تیاریاں شروع کر دیں۔

21-9-87 ''پاکستانی عوام کی روس کے خلاف زبردست مزاحمت پر ہم انہیں سلام پیش کرتے ہیں۔''

(امریکی صدر ریگن کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب)

22-9-87 پاکستان کی امداد بند نہیں کی جائے گی۔(امریکی سفیر آرنلڈ رافیل)

25-9-87 ایٹم بم بنانے کا ارادہ ہوا تو ہم کسی کی پروا نہیں کریں گے۔(جونیجو کا امریکہ میں پاکستانیوں سے خطاب)

7-10-87 پاکستانی اور بھارتی فوجیوں میں سیاچن پر جھڑپیں۔

10-10-87 آزاد کشمیر کے سرحدی دیہات پر بھارتی فوج کی فائرنگ۔

15-10-87 شمالی علاقوں میں طوفانی بارش سے شاہراہ قراقرم بند ہو گیا۔1000 مکانات تباہ اور درجنوں افراد ہلاک ہوئے۔

18-10-87 بھارت سیاچن میں 1970 کی پوزیشن پر واپس چلا جائے۔(محمد خان جونیجو)

صحابہ کرامؓ واہل بیت کی باہمی محبت

ابوعبداللہ

اس ضروری تمہید کے بعد اہل تشیع مکتب فکر کی بعض اہم کتابوں سے صحابہ کرام کی مدح وثنا ملاحظہ کیجیے!

۱۔ اسامہ بن شریک روایت کرتے ہیں کہ (**أتيت النبي ﷺ واصحابه حوله كأنما على رؤسهم الطير**) '' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اس وقت آپ کے اصحاب اردگرد اس طرح خاموش ومؤدب بیٹھے ہوئے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں'' [مجلس بحار الانوار ۱۷/ ۳۲، بحواله قاضي عياض في الشفاء ذكر عادة الصحابة]

۲۔ حضرت عروۃ بن مسعود سے روایت ہے کہ '' قریش نے انہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر سفیر بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ ﷺ کے وضوء سے گرنے والے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ٹوٹ پڑتے ہیں، کھنکھارے یا ناک جھاڑے تو اس بلغم اور رینٹ کو اپنے جسم اور چہروں پر ملتے ہیں۔ کوئی ایک بال گرے تو اسے انمول موتی کی طرح اچک لیتے ہیں۔ تمام احکام واوامر کی فوری تعمیل کرتے ہیں۔ ارشاد فرمائے تو بالکل خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی طرف تعظیماً نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی اپنے اندر ہمت نہیں پاتے۔

جب وہ واپس قریش کے ہاں پہنچے تو بایں الفاظ آنکھوں دیکھا حال بیان کیا: (**يا معشر قريش! إني أتيت كسرىٰ في ملكه وقيصر في ملكه والنجاشي في ملكه، واني والله ما رأيت ملكا في قومه قط مثل محمد في اصحابه**) ''اے گروہ قریش! میں کسریٰ کے دربار میں گیا ہوں، قیصر کے دربار میں بھی گیا ہوں، نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں، قسم بخدا میں نے ان میں سے کسی فرمانروا کو اپنے حاشیہ نشینوں میں اتنا محترم نہیں دیکھا جتنا محمد ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان محترم اور باعزت دیکھا۔ [ماقاله الثقلان ص ۳۲، بحار الانوار ۱۷/ ۳۲]

۳۔ خادم رسول حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا حلاّق (نائی) آپ کا سر مبارک مونڈ رہا تھا، اردگرد اصحاب کرام حلقہ بندی کیے تشریف فرما تھے سب یہی چاہتے تھے کہ موئے مبارک ان میں سے کسی کے ہاتھ ضرور آجائے۔ [حوالہ سابقہ: ۳۲/۱۷]

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکڑوں بیٹھے دیکھا تو آپ کی عظمت ورفعت

شان سے مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔[ایضاً]

۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول آپ ﷺ کے دروازے کو (لطیف انداز میں) صرف انگلیوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔[ماقالہ الثقلان:۳۲،بحوالہ حوالہ سابقہ]

۵۔ حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(**المهاجرون والانصار بعضهم اولياء بعض فی الدنيا و الآخرة والطلقاء من قريش ، والعتقاء من ثقيف بعضهم اولياء بعض فی الدنيا و الآخرة**)[امالی الطوسی :۲۶۸،بحار الانوار ۲۲/ ۳۱۱] کہ مہاجرین وانصار آپس میں دنیاوآخرت دونوں میں دوست واحباب ہیں،قریش کے فتح مکہ کے موقع پر اور قبیلہ ثقیف کے آزاد کیئے گیئے لوگ بھی دنیاوآخرت دونوں میں ایک ددسرے کے دوست واحباب ہیں۔

صحابہ کرامؓ شیعہ اثنا عشری تفسیروں میں:

ا۔ شیخ محمد باقر ناصری سورہ حشر[۸۔۹] کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ﴿**للفقراء المهاجرين**﴾یعنی مکہ وغیرہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے والوں کیلئے (مال غنیمت میں حصہ ہے)﴿ **اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا**﴾یعنی وہ (صحابہ کرام) اللہ تعالیٰ کے دین کی تلاش اور اس کی نصرت کیلئے گھربار اور مال ومنال سے نکالے گیئے ہیں۔﴿**والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم**﴾یعنی مدینہ جہاں انصار،مہاجرین سے پہلے ہی آباد ہیں یا مہاجرین کے ایمان لانے سے قبل ہی ایمان لا چکے ہیں جیسے اصحاب عقبہ جن کی تعداد 70 تھی اورانہوں نے ہر سرخ سفید سے جہاد کرنے پر رسول اللہ کی بیعت کی۔﴿**يحبون من هاجر اليهم**﴾یعنی ان انصاریوں نے مہاجرین کے ساتھ خوب بھلائی کی انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا،مال وزر میں شریک بنایا،ان کے دلوں میں مہاجرین کو بنونضیر کے مال میں سے دیئے جانے پر کوئی حسد ورقابت نہیں۔﴿**ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون** ۞﴾اپنے فقروفاقہ کے باجود مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں،جسے اپنے نفس امارہ کے بخل سے بچایا جاتا ہے،وہی لوگ فلاح پانے والے اور اللہ کے ہاں بے پناہ اجروثواب کا تمغہ حاصل کرنے والے ہیں۔[ماقالہ الثقلان ۳۶، بحوالہ تفسیر مجمع البیان ، تفسیر کاشف ، تفسیر منیر]

۲۔ شیخ محمد سبزواری نجفی فرماتے ہیں کہ﴿**للفقراء المهاجرين**﴾وہ لوگ جنہوں نے مکہ کو خیر باد کہا اور مدینہ کا

قصد کیا کیونکہ ان کے نبی نے ہجرت کیا تھا، اور دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہوئے۔ ﴿الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ﴾ یہی لوگ اپنے ہیں جن کو گھروں اور اثاثوں سے ملک بدر کیا گیا اللہ کا فضل وکرم اور خوشنودی حال صل کررہے ہیں۔ ﴿وینصرون اللہ ورسولہ ﴾ یعنی اللہ کے دین اور اس کے رسول کی نصرت کیلئے ہجرت کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کی نصرت یہ ہے کہ دشمنوں کے خلاف آپ کا ساتھ دیتے ہیں ۔﴿اولئک ھم الصادقون ۞ ﴾ یہی لوگ عملی طور پر سچے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دین کی نصرت کیلئے اپنے آپ کو تیار کیا اور اللہ، رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ ﴿ والذین تبؤوا الدار ﴾ انصار مدینہ، اپنے علاقے میں، مہاجرین سے قبل بسے ہوئے ہیں ﴿والایمان ﴾ یعنی بیشتر انصار تو مہاجرین کی ہجرت کے بعد ہی ایمان لائے مگر کچھ لوگ اس سے کافی عرصہ پہلے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ ﴿ من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ﴾ مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ان کی مدد پر تیار وکمربستہ ہیں کہ بے گھر مہاجرین کو مدینہ پہنچتے ہی اپنے نعمت کدوں میں بٹھائیں گے اور دولت میں حصہ دار بنائیں گے۔ ﴿ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما أوتوا ﴾ یعنی انصاریوں کے دلوں میں مہاجرین کو بنونضیر کے مال سے بطور فے دولت وثروت ملنے پر کوئی جلن اور غم وغصہ نہیں، بلکہ اس پر خوش وخرم ہیں۔ ﴿ویؤثرون علیٰ أنفسھم ﴾ وہ مہاجرین کو تقسیم غنیمت جیسے موقعوں پر اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ ﴿ولو کان بھم خصاصۃ ﴾ اگرچہ وہ خود فاقوں سے کیوں نہ ہوں۔ یہ سب اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور اجر وثواب کی تڑپ کی وجہ سے کرتے ہیں۔ ﴿ و من یوق شح نفسہ فأولئک ھم المفلحون ۞ ﴾ یہ لوگ ثواب الٰہی کو پاکر کامیاب ہونے والے اور جنت ونعمت ہائے جنت کو حاصل کرکے کامیاب تجارت کرنے والے لوگ ہیں۔ [التفسیر الجدید]

جناب موصوف سورۃ الانفال آیت (۷۴۔۷۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ﴿والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا ﴾ وہ لوگ جنھوں نے حضرت محمد رسول اللہ کی اللہ کی طرف سے لائی گئی باتوں کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیت پر یقین رکھا، اپنے دین کو لے کر رسول اللہ کے ساتھ بھاگنے کیلئے اپنے گھربار، یار واحباب کو تج دیا اور آپ کے ساتھ ہوکر آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور شریعت کی نصرت کیلئے جنگ لڑی۔ ﴿أولئک ھم المؤمنون حقا ﴾ یہ لوگ قولاً وعملاً یعنی تن، من، دھن سے تصدیق کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان پر حق کا مہر ثبت کیا۔ ﴿ لھم مغفرۃ ورزق کریم ﴾ انہی لوگوں کی سیئات اور لغزشوں سے اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیا ہے۔ اور کشادہ وفراخ رزق عطا کیا ہے جسے کوئی گدلا کرنے والی چیز مکدر نہیں کرتی۔ ﴿ والذین امنوا من بعد ﴾ یعنی وہ لوگ جو مکہ فتح ہونے کے بعد ایمان لائے۔ یہ

بھی کہا گیا ہے کہ تمہارے بعد ایمان لائے۔ ﴿وھاجروا وجاھدوا معکم﴾ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی۔اس وقت تم ہجرت اولیٰ (عقبہ) کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔اور انہوں نے تمہارے شانہ بشانہ کفار ومشرکین سے قتال کیا۔ ﴿فأولئک منکم﴾ جملہ ایمان، ہجرت، جہاد، میراث، نصرت، موالات وغیرہ احکام میں تمہارے ساتھ ہیں۔اگرچہ ان کا ایمان اور ہجرت بعد میں پیش آئے۔[تفسیر جدید ، الصافی ، تقریب القرآن]

۳۔ سید محمد حسین فضل اللہ:

﴿والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا﴾ یعنی انہوں نے ترک وطن جیسی کڑوی گولی نگلی وہ سوہنی دھرتی کو چھوڑ کر اس دھرتی میں چلے گئے جہاں انسان تحریک دعوت وجہاد میں آزاد ہو،اور کئی قسم کے فتنے میں ڈالنے والے دباؤ سے دور ہو۔تمام قربانیاں اخلاص اللہ کی دلیل اور صرف وحدہ لاشریک کی رضاجوئی کیلئے تمام قسم کے انسانی جذبات اور احساسات کے خلاف جہاد ہے۔ ﴿وجاھدوا فی سبیل الله بأموالھم وأنفسھم﴾ یعنی انہوں نے بے دریغ اپنی دولت، دعوت وجہاد کے راستے میں خرچ کیا۔اس بارے میں انھیں مادی نقصانات کو گلے لگانا پڑا مگر اتصال باللہ کے حوالے سے وہ ایک متحرک زندگی میں ڈھل گئے۔ ﴿أولئک اعظم درجة عندالله﴾ یعنی وہ دیگر تمام رفاہی وخیراتی نمونوں سے بھی آگے گزر گئے۔ ﴿أولئک ھم الفائزون ۞﴾ وہ اللہ کی رحمت، خوشنودی اور جنت کو حاصل کر کے اول درجے حاصل کر گئے۔[تفسیر من وحی القرآن ، تفسیر التبیان ، تفسیر تقریب القرآ ن ، توبہ : ۲۰]

۴۔ سید عبداللہ شبر:

﴿فاستجاب لھم ربھم﴾ جو انہوں نے طلب کیا،اللہ تعالیٰ نے منظور کرلیا۔ ﴿أنی لاأضیع عمل عامل منکم من ذکر أو انثی﴾ یہ پیرایہ عمل کرنے والوں کیلئے بیان ہے۔ ﴿بعضکم من بعض﴾ اسلام تمہارے ذکور و اناث کو اکٹھا کیا ہوا ہے۔ ﴿فالذین ھاجروا﴾ انہوں نے صرف اپنے وطن اور اپنی قوم کو محض دین بچانے کی خاطر چھوڑا۔ ﴿وأخرجوا من دیارھم وأوذوا فی سبیلی﴾ یعنی میرے دین اور اس کو قبول کرنے کی پاداش میں گھروں سے نکالے گئے اور طرح طرح کی تکالیف سہنا پڑا۔ ﴿وقاتلوا وقتلوا﴾ یہ لوگ مشرکین سے لڑے اور اسی راہِ وفا میں شہید ہو گئے۔ ﴿لأکفرنّ﴾ میں ضرور ان کی لغزشوں کو مٹاؤں گا۔ ﴿ولأدخلنھم جنات تجری من تحتھا الأنھار ثوابا من عندالله﴾ وہ اللہ تعالیٰ سے ان انعامات کے حصول کے سزاوار ہیں۔ ﴿والله عنده حسن الثواب ۞﴾ اعمال خیر پر ثواب دینے میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی قادر نہیں ہے۔[تفسیر شبر آل عمران : ۱۹۵]